بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

الفضل

قادیان

خطبہ نمبر ۳۸

یوم جمعہ

جلد ۳۲ | ۲۷ ماہ اخاء ۱۳۲۳ ہش | ۹ ذیقعدہ ۱۳۶۳ ھ | ۲۷ اکتوبر ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۵۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ ماہ اخاء حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۴ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت حرارت کی وجہ سے ناساز ہے۔ اور دانت کی خالی جگہ میں ہلکی ہلکی درد ہے۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کو سر درد کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمادیں۔

حضرت سیدہ اُم ناصر احمد صاحبہ حرم اوّل سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طبیعت ناساز ہے صحت کیلئے دعا کیجائے۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کو خون کا دورہ زیادہ ہو گیا ہے۔ احباب صحت کیلئے دعا کرتے رہیں

صاحبزادی امۃ الوکیل سلمہا اللہ تعالیٰ کے متعلق لاہور سے آج بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حالت زیادہ نازک ہے۔ احباب خصوصیت سے دعا فرماویں۔

مولوی نور الحق صاحب انور مولوی فاضل اور شیخ نور احمد صاحب منیر مولوی فاضل بیرون ہند جانے کیلئے ۲۸ اکتوبر کو شام کی گاڑی سے روانہ ہونگے۔ اور ۲۹ اکتوبر بذریعہ کراچی میل سفر کریں گے۔ احباب بخیر و عافیت منزل مقصود ...

خطبہ جمعہ

دنیا کی آٹھ بڑی بڑی زبانوں میں تراجم قرآن کریم اور دوسرا تبلیغی لٹریچر شائع کرنے کی سکیم

جماعت احمدیہ کیلئے خدا تعالیٰ کی راہ میں اموال خرچ کرنے کا ایک اور نادر موقعہ

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۰ ماہ اخاء ۱۳۲۳ ہش مطابق ۲۰ اکتوبر ۱۹۴۴ء

مرتبہ:۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل دیال گڈھی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اسلحہ کی جنگوں میں بعض وقت

جبری تعطل

کے آجاتے ہیں۔ اور بعض وقت عارضی صلح کے ذریعہ ضرورۃً تعطل قائم کیا جاتا ہے۔ عارضی صلح کے ذریعہ جو تعطل پیدا کیا جاتا ہے اس کی ایک غرض تو یہ ہوتی ہے کہ طرفین اپنے اپنے مردوں کو دفن کرلیں۔ اور زخمیوں کو اٹھالیں۔ اور

جبری تعطل کی وجہ

یہ ہوتی ہے۔ کہ طرفین اپنی اپنی طاقتوں کو مجتمع کرلیں۔ اور ہمتوں کو استوار کرلیں۔ پس عارضی صلح کے ذریعہ جو تعطل پیدا کیا جاتا ہے۔ اس کی غرض تو یہ ہوتی ہے۔ کہ طرفین اپنے اپنے مُردوں کو دفن کرلیں۔ اور زخمیوں کو مستشفیٰ میں پہنچا سکیں۔ اور جو تعطل جبری طریق سے پیدا ہوتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے طاقتوں کے مجتمع کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے دن اور رات بنائے ہیں۔ دن کو لوگ لڑتے ہیں۔ اور رات کے وقت تاریکی کی وجہ سے آپ ہی آپ لڑائی کا بیشتر حصہ ختم ہو جاتا ہے۔ آجکل بے شک ایسے ذرائع نکل آئے ہیں۔ جن سے مصنوعی روشنی پیدا کر کے حملے کئے جاتے ہیں۔ مگر یہ مصنوعی روشنی ہر رات استعمال نہیں کی جاسکتی۔ اور نہ ہر جگہ استعمال کی جاسکتی ہے۔ اور باوجود ان ذرائع کے رات کو پھر بھی ہر ایک فریق غنیمت سمجھتا ہے۔ تاکہ فریقین آرام کرسکیں۔ اور اپنی اپنی طاقتوں کو بحال کرلیں۔ خاص خاص ایام میں اور

خاص خاص حملوں کے موقعہ پر

جبکہ ایک فریق لمبی تیاری کے بعد حملہ آور ہوتا ہے۔ اس وقت بے شک رات کو بھی جنگ جاری رہتی ہے۔ ورنہ عام طور پر صرف دن کو ہی لڑائی لڑی جاتی ہے۔ رات کے وقت تھوڑے تھوڑے سپاہی خبر رسانی کے طور پر کام کرتے ہیں۔ تاکہ اگلے پچھلے حالات کا علم ہوتا رہے۔ یا بعض دفعہ چھاپہ بھی مارا جاتا ہے۔ مگر فوج کے بیشتر حصہ کو آرام کا موقعہ دیا جاتا ہے۔ تاکہ وہ اپنی طاقت کو بحال کر کے دن کی لڑائی کے لئے تیار ہو جائے۔ اگر اللہ تعالیٰ رات کو پیدا نہ فرماتا۔ تو بعض مجنون دشمن دن اور رات لڑائی جاری رکھ کر خود بھی زیادہ تکان اور زیادہ کوفت کر لیتے۔ اور مدمقابل کو بھی زیادہ تکان اور زیادہ کوفت کرا دیتے۔ جس طرح یہ اسلحہ کی جنگ میں ہوتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے تبلیغی جنگوں میں بھی وقفہ ... کا سامان پیدا فرما دیا ہے۔ مثلاً یہی جنگ عظیم جو ہو رہی ہے۔ یہ ۱۹۳۹ء میں شروع ہوئی تھی۔ اور اس وقت تک اسکو شروع ہوئے پانچ سال گزر گئے ہیں۔ اس جنگ کی وجہ سے تبلیغ کے رستے رُکے ہوئے ہیں۔ سوائے لڑائی کے کاموں کے عام سفر کے لئے جہاز بند ہیں۔ حکومتیں پاسپورٹ دینے میں بخل سے کام لیتی ہیں۔ کیونکہ وہ ڈرتی ہیں۔ کہ ہمارے ملک کا آدمی باہر جا کر کہیں نقصان کا موجب نہ ہو۔ اس وجہ سے ہماری تبلیغ پانچ سال سے بیرونی ممالک میں رکی پڑی ہے۔ بعض جگہ جہاں جنگ سے پہلے کے مبلغ موجود ہیں۔ وہ پھیل نہیں سکتے۔ اور لٹریچر نہ پہنچا سکنے کی وجہ سے ہم بھی ان کی زیادہ مدد نہیں کرسکتے۔ کیونکہ پارسلوں کا جانا آنا بند ہے۔ بہت ہی تھوڑی تعداد میں پارسل جاسکتے ہیں۔ گویا خدا تعالیٰ نے

پانچ سال کی رات

ہم پر نازل فرمائی ہے۔ تاکہ تحریک جدید کی تیاری کا ہمیں موقعہ مل سکے۔ اگر لڑائی کی وجہ سے یہ وقفہ پیدا نہ ہوتا۔ تو جماعت کے بعض ایسے احباب جو سنبھلا بیٹھنا نہیں جانتے شور مچانا شروع کر دیتے کہ تحریک جدید کو شروع ہوئے اتنے سال گذر گئے اور کام شروع نہیں ہوا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان کا مونہہ بند کرنے کے لئے ایسا سلسلہ شروع کر دیا۔ کہ وہ لوگ یہی کہتے ہیں کہ ہاں جی حالات ہی ایسے ہیں کہ ان حالات میں کام ہو ہی نہیں سکتا۔ پس

یہ اتنا لمبا عرصہ

خدا تعالیٰ نے ہمیں تیاری کے لئے دیا ہے۔ تاکہ ہم اپنی طاقت کو جمع کرلیں۔ لیکن اب یہ عرصہ ختم ہوتا نظر آرہا ہے۔ اور آثار ظاہر کر رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

کہ جنگ ایسے مقام پر پہنچ گئی ہے۔ کہ کوئی نہ کوئی فریق بلکہ انشاء اللہ محوری طاقتیں ہتھیار ڈالنے اور اتحادیوں کی اطاعت قبول کر لینے پر مجبور ہو جائیں گی اس کے بعد چھ سات ماہ یا سال تک رستے کھل جائیں گے اور عام آمد و رفت جاری ہو جائے گی۔

اس عرصہ میں ہم نے مبلغ تیار کرنے اور ریزرو فنڈ قائم کرنے کی کوشش کی ہے۔ اسمیں کوئی شک نہیں کہ

مادی کوششوں کے لحاظ سے

ہماری یہ کوشش بہت محدود ہے۔ عیسائیوں کی کروڑ کروڑ دو دو کروڑ روپے کی ایک ایک انجمن ہوتی ہے۔ ان کے مقابلہ میں

ہمارا دس پندرہ لاکھ روپے کا ریزرو فنڈ

کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ بلکہ اس میں مشنوں کے سامانوں کو دیکھتے ہوئے ساری دنیا تو الگ رہی ایک ایک ملک میں بھی دس پندرہ لاکھ کی کوئی حقیقت نہیں۔ مگر بہر حال جس خدا نے ہمیں اتنی طاقت دی ہے۔ کہ دس پندرہ لاکھ ریزرو فنڈ اکٹھا کریں وہ اس سے زیادہ کی بھی طاقت دے گا۔ مگر جس طرح دنیا کی جنگ کے لئے تیاری اور ٹریننگ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح

دین کی جنگ کیلئے

بھی تیاری اور ٹریننگ کی ضرورت ہوتی ہے ہر شخص اسبات کا اہل نہیں ہوتا کہ مبلغ بن سکے جب تک وہ اسلامی مسائل اور علوم دینیہ سے اچھی طرح واقف نہ ہو۔ جو ان باتوں سے ناواقف ہوگا۔ وہ خود بھی گمراہ ہوگا۔ اور دوسروں کو بھی گمراہ کرے گا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمانوں کی تباہی جن وجوہ کی وجہ سے ہوگی۔ ان میں سے سب سے بڑی وجہ یہ ہوگی کہ ایسے لوگ غالب ہوں گے جو علوم دین سے ناواقف ہونے کی وجہ سے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ اگر ہم بھی اسی قسم کے مبلغ باہر بھیج دیتے جو دینی علوم سے واقف نہ ہوتے تو وہ اصلاح کرنے کی بجائے خرابی پیدا کرنے کا موجب ہوتے۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ جن کو تبلیغ کے لئے باہر بھیجا جائے انکو

علوم دینیہ پر عبور

حاصل ہو۔ یہ ہماری نئی کوشش تھی۔ سلسلہ کے کام کرنے والے تھوڑے تھے۔ ذرائع کم تھے اور تجربہ کوتاہ تھا۔ اس میں ہم نے شروع شروع میں غلطیاں بھی کیں۔ جنکی وجہ سے جو کام دو سال میں ہو سکتا تھا۔ اس پر چار سال صرف ہوئے مگر بہر حال خدا کے فضل اور کرم سے ایک جماعت تیار ہو گئی ہے۔ اور ہو رہی ہے۔ جو علوم دینیہ سے واقف ہے۔ اور انشاء اللہ ایک دو سال تک اس جماعت کے طلباء پورے عالم ہو جائیں گے۔ اور ہم ان کو باہر تبلیغ کے لئے بھیج سکیں گے۔ مگر جتنے مبلغ تیار ہوں گے۔ ان کا اور ان کے لئے تبلیغ کے سامان مہیا کرنے کا تمام بوجھ ہمارا موجودہ ریزرو فنڈ نہیں اٹھا سکتا۔ لیکن جس خدا نے آجتک ہماری مدد فرمائی ہے۔ اس پر ہمیں پورا وثوق ہے۔ کہ وہ آئندہ بھی ہماری مدد فرمائیگا اور جو کمیاں اور خامیاں ہمارے کام میں رہ جائیں گی ان کو اپنے فضل سے پورا کر دے گا اور جماعت کو بھی اخلاص کے ساتھ

زیادہ سے زیادہ قربانی کرنیکی توفیق

بخشے گا۔

جوں جوں وہ دن نزدیک آتا جا رہا ہے۔ کہ اسلحہ کی جنگ ختم ہو اور تبلیغ کی جنگ شروع ہو جائے ہمارے لئے فکر کا موقعہ بھی بڑھ رہا ہے۔ کیونکہ ابھی ہم نے بہت سا رستہ طے کرنا ہے۔ ایسی زبانیں جو دنیا میں کثرت سے رائج ہیں۔ اور ان ممالک کے علاوہ جن کی وہ مادری زبانیں ہیں دوسرے مختلف ممالک میں بھی بولی اور سمجھی جاتی ہیں۔ نو زبانیں ہیں۔ ان میں سے

ایک زبان عربی ہے

جو سب سے زیادہ غیر ممالک میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ بعض ممالک ایسے ہیں جن کی مادری زبان عربی نہیں تھی مگر اب وہاں پر عربی ہی مادری زبان کے طور پر رائج ہے۔ اور یہ زبان اپنے ملک سے نکل کر غیر ممالک میں پھیل گئی ہے۔ اور کثرت سے ان ممالک میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ اسی قسم کی

دوسری زبان انگریزی ہے

یہ زبان بھی اس ملک کے علاوہ جس کی یہ مادری زبان ہے۔ دوسرے ممالک میں رائج ہے۔ اور کروڑوں کروڑ انسان یہ زبان بولتے اور سمجھتے ہیں۔ اس قسم کی

تیسری وسیع زبان روسی ہے

روس کی سلطنت بہت وسیع ہے۔ جو ایشیا کے مشرقی کنارے سے لیکر یورپ کے مغربی کنارے تک پھیلی ہوئی ہے۔ اس کی حکومت کے کنارے سمندر کے واسطہ سے ایک طرف جاپان سے ملتے ہیں اور دوسری طرف چین کی سرحد کے ساتھ ساتھ بڑھتے چلے گئے ہیں۔ چین کا ملک بہت وسیع ملک ہے مگر باوجود اس کی وسعت کے روس کی سرحد اس کے ساتھ ساتھ چلتی چلی جاتی ہے۔ یہانتک کہ چین کا ملک ختم ہو جاتا ہے۔ اس سے آگے پھر روس کی سرحد افغانستان اور ہندوستان کی سرحدوں سے ٹکراتی ہوئی ان دونو ملکوں کو بھی ختم کر دیتی ہے۔ پھر ایران کی سرحد شروع ہوتی ہے۔ اور وہ بھی ختم ہو جاتی ہے۔ پھر ٹرکی کا ملک شروع ہوتا ہے۔ اور روس کی سرحد اس کے ساتھ ساتھ بھی چلتی ہے۔ اس کے بعد اصلی روسی ملک کے ایک طرف فن لینڈ ہے پھر پولینڈ ہے۔ زیکوسلواکیہ اور رومانیہ سے بھی اس کی سرحدیں ٹکراتی ہیں۔ غرض یہ اتنا وسیع ملک ہے کہ دنیا کی آٹھ حکومتوں کے ساتھ اس کی سرحدیں ملتی ہیں صرف تھوڑی تھوڑی جگہ سے نہیں بلکہ بڑی لمبائی تک ان کے ساتھ ساتھ چلتی ہیں۔ اتنے بڑے وسیع ملک کی زبان بھی نظر انداز کرنے کے قابل نہیں۔

اس قسم کی

چوتھی زبان جرمن ہے

اس زبان کی اہمیت کی وجہ یہ ہے کہ جرمن بڑے علمی لوگ ہیں۔ ہم ان کے کتنے ہی عیوب بیان کریں مگر اسبات سے انکار نہیں کر سکتے کہ جرمن لوگ علوم کو علوم کی خاطر حاصل کرتے ہیں۔ علوم کی خاطر جو جدوجہد جرمنوں نے کی ہے۔ اسکی مثال دوسری قوموں میں نہیں ملتی۔ دوسری قومیں رسوخ اور اثر پیدا کرنے کی خاطر علمی جدوجہد کرتی ہیں مگر جرمن لوگ علم کو علم کی خاطر حاصل کرتے ہیں۔ اس لئے اعلیٰ علوم کی خاطر جرمن زبان کا جاننا ضروری ہے۔ مثلاً سائنس کے علم میں جرمنوں نے دوسرے ممالک کی نسبت بہت زیادہ جدوجہد اور بہت زیادہ ترقی کی ہے۔ اس لئے جب تک جرمن زبان نہ سیکھی جائے سائنس کے اعلیٰ علوم سے استفادہ نہیں کیا جا سکتا اس لحاظ سے یہ زبان بھی بہت اہمیت رکھنے والی ہے۔

پانچویں زبان فرانسیسی ہے

یہ زبان اس لئے اہمیت رکھتی ہے کہ پرانے زمانہ میں یورپ کی عام زبان فرانسیسی تھی جس طرح ہندوستان میں اردو ہے۔ ہندوستان میں جہاں تامل زبان بولی جاتی ہے۔ وہاں اردو بھی سمجھی جاتی ہے۔ جہاں اڑیا زبان بولی جاتی ہے۔ وہاں اردو بھی سمجھی جاتی ہے جہاں مرہٹی زبان بولی جاتی ہے وہاں اردو بھی سمجھی جاتی ہے جہاں گجراتی زبان بولی جاتی ہے۔ وہاں اردو بھی سمجھی جاتی ہے۔ اسی طرح یورپ کے تمام ممالک انگلستان۔ اٹلی اور سپین وغیرہ میں جہاں اپنی اپنی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ وہاں ساتھ ساتھ فرانسیسی زبان بھی سمجھی جاتی ہے۔ اور اس زبان کے ذریعہ کئی معاملات طے کئے جاتے ہیں۔ یورپ کے ملکی تعلقات اور معاملات میں بھی یہ زبان استعمال ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ انگریزوں کے بعد فرانس ہی ایک ایسا ملک ہے۔ جس کا دوسرے کئی ممالک پر اثر ہے۔ اور اسکی نو آبادیات کثرت سے باہر پھیلی ہوئی ہیں۔ شمالی افریقہ اور مغربی افریقہ کا ایک حصہ اسکی نو آبادیات میں شامل ہے پھر بحر ہند کے کئی جزائر پر فرانس کا قبضہ ہے چین تک اسکی نو آبادیات پھیلی ہوئی ہیں۔ امریکہ کے پاس بھی بعض جزائر پر فرانس کا قبضہ ہے۔ پس پانچویں وسیع اثر رکھنے والی زبان فرانسیسی ہے

اس قسم کی

چھٹی زبان اطالوی ہے

اس زبان کو یہ خصوصیت حاصل ہے۔ کہ یورپ کی علمی اصطلاحات لاطینی سے تیار کی جاتی ہیں اور لاطینی زبان ماں ہے اطالوی زبان کی۔ بیٹی اپنی ماں سے الگ نہیں ہوتی۔ بلکہ ماں کا اثر ضرور اپنے اندر رکھتی ہے۔ اس لئے لاطینی اصطلاحات کے لئے اطالوی زبان کا جاننا ضروری ہے۔ اسی طرح مسیحیت کا مرکز ہونیکی وجہ سے پادریوں کے ذریعہ سے اطالوی زبان ہر ملک میں پھیلی ہوئی ہے۔ مزید برآں اطالوی نسل بڑی جلدی جلدی بڑھ رہی ہے جسکی وجہ سے کئی کروڑ اطالوی نسل کے آدمی امریکہ میں جا بسے ہیں۔ اسی طرح اٹلی کی نو آبادیات جن پر جنگ سے پہلے اٹلی کا قبضہ تھا۔ ان میں بھی اس زبان کو سمجھا جاتا ہے۔ پھر مصر اور مشرق بعید کے علاقوں پر بھی اٹلی زبان کا اثر ہے کیونکہ وہاں بھی اٹلی کے لوگ تجارتوں اور دوسرے کاموں کی وجہ سے بہت پھیلے ہوئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس یہ چھٹی زبان ہے۔ جو نہایت اہمیت رکھنے والی ہے۔ اور مختلف ممالک میں اس سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

ساتویں زبان ڈچ ہے

جو ہالینڈ کی زبان ہے سماٹرا جاوا وغیرہ کے جزائر جن میں کئی کروڑ کی مسلمان آبادی ہے۔ یہ لوگ ڈچ حکومت کے ماتحت ہیں۔ ان میں تبلیغ کرنے کے لئے ڈچ زبان کا جاننا ضروری ہے۔ ان جزائر میں جتنے تعلیم یافتہ لوگ ہیں۔ وہ سب ڈچ زبان جانتے ہیں۔ اور اس زبان کو سماٹرا جاوا وغیرہ میں وہی اہمیت حاصل ہے۔ جو ہندوستان میں انگریزی کو حاصل ہے ہندوستان میں کئی تعلیم یافتہ لوگ ایسے ہیں۔ جن کو اگر اردو رسالہ پڑھنے کو دیا جائے۔ تو پھینکیں گے اگر کوئی انگریزی رسالہ ہو تو دیکھئے اپنی زبان اردو ہے مگر مانیں گے انگریزی۔ اسی طرح لمبی حکومت کی وجہ سے سماٹرا جاوا کے اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں میں ڈچ زبان کو پسند کیا جاتا ہے۔ اور مقامی زبان کو اس کے مقابلہ میں کم پسند کیا جاتا ہے۔ ان علاقوں میں تبلیغ کرنے کے لئے اس زبان کا جاننا بھی نہایت ضروری ہے۔

آٹھویں زبان ہسپانوی ہے

ہسپانیہ تین چار کروڑ کا ملک ہے۔ افریقہ کی بہت سی آبادی کا اسلامی حصہ خصوصاً وہ مورش قوم جنہوں نے سپین پر حکومت کی ہے۔ اور ایک لمبے عرصہ تک سپین میں اسلامی حکومت کے علمبردار رہے ہیں۔ اس کا بڑا حصہ ہسپانیہ کے ماتحت ہے۔ اور وہاں کے ملکی لوگ ملازمت وغیرہ حاصل کرنے کے لئے اور حکام کے ساتھ تعلقات رکھنے کے لئے ہسپانوی زبان سیکھتے ہیں اسی طرح جنوبی امریکہ کا ایک حصہ بھی ہسپانیہ کے ماتحت تھا۔ اب وہ آزاد ہے۔ مگر چونکہ ہسپانوی نسل وہاں آباد ہے۔ اس لئے ہسپانوی زبان وہاں بولی جاتی ہے۔ پس سپینش زبان جاننے کا نہ صرف ہسپانیہ میں تبلیغ کرنے کے لئے فائدہ ہوسکتا ہے۔ بلکہ افریقہ کے بعض اسلامی ممالک میں بھی اور جنوبی امریکہ کے بیشتر حصہ میں بھی اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

نویں زبان پرتگیزی ہے

پرتگیزی قوم کی باہر تو تھوڑی سی نوآبادیات ہیں۔ لیکن جنوبی امریکہ کی بعض حکومتوں کے ماتحت کثرت سے پرتگیزی نسل آباد ہے۔ علاوہ ازیں پرتگیزی قوم کی بھی نوآبادیاں دنیا کے مختلف حصوں میں ہیں۔ اس لئے اصل ملک کے علاوہ وہاں پر تبلیغ کرنے کے لئے بھی پرتگیزی زبان کا جاننا ضروری ہے۔

پس یہ نو زبانیں ہیں جو نہ صرف پہلے اپنے ملک میں بلکہ غیر ممالک میں جاکر بھی کام دیتی ہیں۔ اگر ہم دنیا میں تبلیغ کرنا چاہیں تو ہمارے لئے ان

نو زبانوں کا جاننا

اور ان نو زبانوں میں لٹریچر مہیا کرنا ضروری ہے۔ عربی۔ انگریزی۔ روسی۔ جرمن۔ ڈچ فرانسیسی۔ اطالین۔ ہسپانوی اور پرتگیزی۔

اگر ہم اپنے مبلغ ان ممالک میں بھیجیں۔ یا ان ممالک میں بھیجیں۔ جہاں یہ زبانیں بولی یا سمجھی جاتی ہیں۔ یا وہاں کی علمی زبان ہیں۔ تو لازمی بات ہے۔ کہ ہمارے مبلغ کے پاس جب تک اس زبان میں لٹریچر نہیں ہوگا۔ وہ مبلغ آسانی کے ساتھ وہاں تبلیغ نہیں کرسکے گا۔ اور جلدی کامیاب نہیں ہوسکے گا۔ ایک دن میں ایک مبلغ یہی کرسکے گا۔ کہ دو یا تین آدمیوں کو تبلیغ کرے گا۔ مگر تین یا چار یا دس کروڑ کی آبادی والے ملک میں روزانہ دو تین آدمیوں کو تبلیغ کرنے سے کیا بنے گا۔ پھر سال کے تمام دن کام کرنا مشکل ہے کسی دن آدمی بیمار ہوتا ہے۔ کسی دن کسی اور وجہ سے ناغہ ہو جاتا ہے۔ حسابی لوگوں نے

سال میں اڑھائی سو دن

کام کی اوسط لگائی ہے۔ اگر اس کو بڑھا کر تین سو دن بھی کام کا شمار کر لیا جائے۔ اور ایک مبلغ دو آدمیوں کو روزانہ تبلیغ کرے۔ تو اس کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ تین مبلغ

سال بھر میں اٹھارہ سو آدمیوں کو تبلیغ کریں گے

اور ایک سو سال میں ایک لاکھ اسی ہزار آدمیوں کو تبلیغ کریں گے۔ اور وہ بھی اس طریق سے کہ ایک ایک آدمی کو صرف ایک ایک گھنٹہ تبلیغ ہوگی۔ اور ہر روز سنئے آدمی کو تبلیغ کی جائے۔ تب اتنی تعداد بنے گی۔ حالانکہ ایک گھنٹہ تبلیغ کرنے سے کیا بنتا ہے۔ ایک ایک آدمی کو سو سو گھنٹے تبلیغ کی جائے۔ تب جاکر کہیں کامیابی ہوتی ہے۔ پس اگر صرف مبلغ کے ذریعہ تبلیغ پر اکتفا کیا جائے۔ تو تین مبلغ اوسطاً دو دو آدمیوں کو روزانہ تبلیغ کرکے سال بھر میں صرف ۱۸۰۰ آدمیوں کو تبلیغ کرسکیں گے۔ لیکن اگر ان کے پاس

اس زبان کا لٹریچر

ہو۔ تو ایک مبلغ ایک دن میں ہزار آدمیوں کو تبلیغ کرسکتا ہے۔ وہ اس لٹریچر کو لائبریریوں میں رکھے گا۔ لوگوں میں تقسیم کرے گا۔ پھر مشہور کتابیں بک سیلرز بھی لے جاتے ہیں۔ وہ ان کو ایجنٹوں کی معرفت فروخت بھی کرے گا پس اگر ملکی زبان کا لٹریچر پاس ہو۔ تو تبلیغ کامیاب طور پر تبلیغ کر سکتا ہے۔ اور یہ طریقہ ایسا ہے۔ جس کے ذریعہ سے دو تین یا چار مبلغ پانچ کروڑ کی آبادی کے ملک میں سال بھر میں کئی لاکھ آدمیوں کو کامیاب طور پر تبلیغ کرسکتے ہیں۔ گو پوری تبلیغ پھر بھی نہیں کہلا سکے گی۔ کیونکہ اتنی آبادی والے ملک کے لئے تو

تین چار سو مبلغ کی ضرورت

ہے۔ مگر بہرحال اس طریق سے ایسی تبلیغ ہوسکے گی جسے نظر انداز نہ کیا جاسکے۔ اور جو با اثر ہو۔ تین چار کروڑ کی آبادی والے ملک میں ہمارے مبلغ ایک سال میں چار پانچ لاکھ آدمیوں تک لٹریچر پہنچا سکیں گے۔ اور ہزاروں کے پاس فروخت کرسکیں گے۔ اور اس طریق سے ہماری تبلیغ اس ملک میں پھیل جائے گی پس اگر ہم تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس کا اچھا نتیجہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو ہمارے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم ایسے سامان پیدا کریں۔ کہ جہاں ہمارے مبلغ جائیں۔ ان کے پاس اس ملک کی مروجہ زبان میں ایسا لٹریچر ہو۔ جس کے ذریعہ اس ملک کے تعلیم یافتہ لوگوں اور عوام کے اندر ہیجان پیدا کیا جاسکے اس غرض کو پورا کرنے کے لئے سب سے پہلے

قرآن مجید کے ترجمہ کی ضرورت

ہے۔ کیونکہ یہ جامع کتاب ہے جس میں تمام علوم اور سارے مضامین جمع ہیں۔ باقی کتابوں میں ایک ایک مضمون ہوتا ہے۔ مگر یہ تمام مضامین کا مجموعہ ہے۔ پھر دوسری کتابوں کی طرف توجہ دلانے کے لئے ہمیں زور لگانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر قرآن مجید اپنا زور آپ لگاتا ہے۔ ہر ملک کی زبان میں اگر اس کا ترجمہ کر دیا جائے۔ تو جس زبان میں بھی اس کا ترجمہ ہوگا۔ اس زبان کے جاننے والے لوگ بڑے شوق سے اسے لیں گے۔ اور پڑھیں گے دوسری کتابوں کے لئے ہمیں پروپیگنڈا کرنا پڑتا ہے۔ مگر قرآن مجید کو یہ فضیلت حاصل ہے۔ کہ اس کا پروپیگنڈا ہو چکا ہے۔ اور تیرہ سو سال سے ہوتا چلا آرہا ہے۔ اس لئے بڑی سہولت کے ساتھ یہ تمام دنیا میں پھیل سکتا ہے۔ پس سب سے پہلی ضرورت یہ ہے۔ کہ

قرآن مجید کا ترجمہ آٹھ زبانوں میں

کر دیا جائے۔ عربی میں تو وہ پہلے ہی ہے۔ باقی آٹھ زبانوں میں اس کا ترجمہ ہونا ضروری ہے۔ انگریزی۔ روسی۔ جرمن۔ فرانسیسی۔ اطالین۔ ڈچ سپینش اور پرتگیزی۔ ان آٹھ زبانوں میں اگر قرآن مجید کا ترجمہ ہو جائے۔ تو

دنیا کے ہر گوشہ میں قرآن مجید

پہنچ سکتا ہے۔ اور ساری دنیا میں تبلیغ ہوسکتی ہے۔ سوائے چین اور جاپان کے۔ مگر یہ دونوں محدود زبانیں ہیں۔ چین میں چونکہ آٹھ کروڑ مسلمانوں کی آبادی ہے۔ اس لئے وہاں عربی کام دے سکتی ہے۔ البتہ جاپان ایک ملک ہے۔ جو باہر رہ جائے گا۔ مگر وہ دنیا کا ہزارواں حصہ ہے۔ فی الحال اگر اس کو نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ تو کوئی حرج نہیں۔ فوری طور پر ان آٹھ زبانوں میں تراجم شائع کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر ان زبانوں میں ہمارے نقطہ نگاہ سے صحیح تراجم شائع ہو جائیں۔ تو مبلغین آسانی سے اس ملک یا اس زبان کے جاننے والے علمی طبقہ تک پہنچ سکیں گے۔ اور کہہ سکیں گے۔ کہ آپ کی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ چھپ چکا ہے خرید کر یا فلاں لائبریری سے لے کر پڑھ لیں۔

انگریزی کا ترجمہ

ہمارے ہاں دیر سے ہو رہا ہے۔ گو افسوس ہے کہ کسی نہ کسی غلطی کی وجہ سے جو تراجم کے مرکز سے دور ہونے کی وجہ سے ہو جاتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس پھرتی سے کام نہیں ہو رہا جس پھرتی سے ہونا چاہئے تھا۔ مگر بہر حال اس کی پہلی جلد شائع ہو رہی ہے۔ اور پریس والوں نے وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ مارچ اپریل تک اس کو مکمل کر کے دے دیں گے۔ ترجمہ سارے قرآن مجید کا ہو چکا ہے۔ ضروری نوٹ بھی قریباً سارے ہو چکے تھے۔ مگر ان میں کچھ نقص رہ گیا تھا۔ اس لئے اب میں دوبارہ اپنی ہدایات کے مطابق ان کی اصلاح کروا رہا ہوں۔ اور وہ اصلاح پندرہ سولہ پارہ تک ہو چکی ہے۔ چنانچہ

پہلی جلد

کا کام ختم ہو چکا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے پریس والوں کا وعدہ ہے۔ کہ مارچ اپریل تک چھاپ کر دے دیں گے۔

اب باقی سات زبانیں رہ جاتی ہیں۔ انگریزی زبان چونکہ بہت پھیلی ہوئی ہے۔ اور اس میں بعض سہولتیں بھی میسر ہیں جو دوسری زبانوں میں میسر نہیں۔ اس لئے

انگریزی ترجمہ کے ساتھ تفسیر بھی

ہے۔ مگر باقی زبانوں میں اس لمبے کام کی ضرورت نہیں۔ چھوٹے حجم کا قرآن مجید مختصر نوٹوں اور ترجمہ کے ساتھ شائع ہو جائے تو کثرت سے لوگ خرید سکتے ہیں۔ انگریزی میں تو ہو چکا ہے۔ باقی سات زبانوں میں بھی اگر ترجمہ ہو جائے تو

ساری دنیا میں قرآن مجید کی اشاعت

ہو سکتی ہے۔ سوائے جاپان کے جس کو سردست اگر نظر انداز کر دیا جائے تو کوئی ہرج کی بات نہیں وہاں مبلغ بھیجے جائیں گے تو ترجمہ کروالیں گے۔ میری اس سکیم کے ماتحت

ساتوں زبانوں میں ترجمہ شروع کرا دیا گیا

ہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ ۱۹۴۵ء کے نصف یا اس کے آخر تک انشاء اللہ ساتوں زبانوں میں ترجمہ مکمل ہو جائے گا۔ پچھلے دنوں تار آیا تھا کہ ساتوں زبانوں میں تین تین پاروں کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ اس کے بعد دو تین ہفتے گذر چکے ہیں۔ اس لئے چار یا پانچ پاروں تک ہو چکا ہوگا۔

اس کے خرچ کا میں نے اندازہ کروایا ہے چونکہ انگریزی ترجمہ کی نسبت سے یہ چھوٹا کام ہے کیونکہ لمبی تفسیر نہ ہوگی۔ اس لئے ایک ایک زبان میں قرآن مجید کے ترجمہ پر چھ چھ ہزار روپیہ اوسطاً خرچ آئے گا۔ اور

سات ترجموں پر ۴۲ ہزار روپیہ لگے گا۔ میں جماعت میں تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک ایسا مستقل کام ہے جو صدیوں تک دنیا کی ہدایت کا موجب بننے والا ہے۔ پس اگر ان سات تراجم کا خرچ مختلف افراد یا جماعتیں اپنے ذمہ لے لیں۔ تو یہ چیز

دائمی ثواب کا ذریعہ

ہے۔ روسی۔ جرمن۔ فرانسیسی۔ اطالین ڈچ۔ ہسپانوی اور پرتگیزی یہ سات زبانیں ہیں۔ میں یہ اعلان کر دیتا ہوں کہ اپنی طرف سے اور اپنے بیوی بچوں کی طرف سے

ایک زبان کے ترجمہ کی رقم میں ادا کرونگا

(جمعہ کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے اعلان فرمایا کہ نماز شروع کرتے وقت خدا تعالےٰ نے میرے دل میں ڈالا۔ کہ چونکہ پہلے مسیح کا خلیفہ کہلانے والا اٹلی میں رہتا ہے۔ اس مناسبت سے قرآن مجید کا جو ترجمہ اطالوی زبان میں شائع ہو وہ مسیح محمدی کے خلیفہ کی طرف سے ہونا چاہئے۔ اس لئے میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ اطالین زبان میں قرآن مجید کے ترجمہ کا خرچ میں ادا کرونگا۔) باقی چھ ترجمے رہ جاتے ہیں۔ ان چھ میں سے ایک ترجمہ کے لئے میں نے تجویز کیا ہے۔ کہ

سارے ہندوستان کی لجنہ

مل کر ایک ترجمہ کا خرچ ادا کرے۔ اور یہ ترجمہ جرمن زبان کا ہو۔ کیونکہ جرمنی میں مسجد کی تعمیر کا ارادہ بھی لجنہ ہی نے کیا تھا۔ باقی رہ گئیں پانچ زبانیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ خدا کے فضل سے قادیان کی آبادی اتنی ہے۔ کہ یہاں کی جماعت آسانی سے ایک ترجمہ کا خرچ ادا کر سکتی ہے۔ یہاں کی جماعت ہمیشہ اخلاص دکھانے میں آگے قدم رکھا کرتی ہے۔ قادیان میں مسجد مبارک کی توسیع کے لئے ایک دن میں ۲۴ ہزار روپیہ جمع ہو گیا تھا۔ اس لئے چھ ہزار روپیہ جمع کرنا ان کے لئے کوئی مشکل کام نہیں۔ پس میں

ایک ترجمہ کی رقم قادیان کی جماعت کے ذمہ

لگاتا ہوں۔ باقی چار رہ گئے۔ میرے نزدیک باقی چار ترجموں کی رقم چار شہروں کی جماعتیں یا افراد اپنے ذمہ لے لیں۔ (خطبہ کے بعد

ایک ترجمہ کا خرچ چودھری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب اور انکے چند اور دوستوں نے اپنے ذمہ لیا۔

اس طرح صرف تین تراجم باقی رہ گئے ہیں) میں

ان جماعتوں کے نام نہیں لیتا بلکہ جماعتوں پر چھوڑتا ہوں کہ وہ خود آگے بڑھیں۔ جو فرد اکیلا ایک ترجمہ کی رقم اٹھانا چاہے وہ اکیلا اٹھا لے۔ جو چند دوستوں کے ساتھ مل کر یہ بوجھ اٹھانا چاہتا ہو وہ ایسا کر لے۔ جو جماعت مل کر ایک ترجمہ کی رقم دینا چاہے۔ وہ جماعت اس کا وعدہ کرے۔ جو صوبہ ایک ترجمہ کی رقم دینا چاہے وہ صوبہ اس کا وعدہ کر لے۔ میں اگر چاہتا تو سہولت سے بعض جماعتوں کے نام لے سکتا تھا۔ مگر میں نہیں چاہتا۔ کہ

جماعتوں کا یا افراد کا ثواب

ضائع کروں ہاں اپنا حق میں مقدم سمجھتا ہوں کیونکہ تمام ذمہ داری مجھ پر ہے اس لئے ایک ترجمہ کی رقم میں نے اپنے ذمہ لے لی ہے۔ قادیان کا بھی حق ہے۔ کیونکہ یہ خدا تعالےٰ کے مرسل کا مرکز ہے۔ اس لئے میں نے اس کا نام چنا ہے۔ چنا نہیں۔ بلکہ اس کے ثواب کو بچانے کے لئے کہ اسکی جگہ کوئی اور نہ لے لے میں نے قادیان کا نام لے دیا ہے۔ عورتیں بھی چونکہ بے زبان ہوتی ہیں۔ اور ان تک آواز پہنچنے میں دیر لگ جاتی ہے۔ اس لئے میں نے ان کا بھی نام لے دیا ہے۔

میرا حق

تھا کہ اس کام میں میرا حصہ ہو اس لئے میں نے اپنا نام لے دیا ہے۔

قادیان کا حق

تھا کہ اس کام میں اس کا حصہ ہو۔ اس لئے میں نے قادیان کا نام لے دیا ہے۔

عورتوں کا حق

تھا کہ اس کام میں ان کا حصہ ہو۔ اس لئے میں نے عورتوں کا نام لے دیا ہے۔ جن کے حقوق ظاہر تھے ان کے نام میں نے دے دیئے ہیں۔ اور باقی چار (چوہدری صاحب کے وعدے کے بعد تین) ترجموں کی رقم میں نے جماعتوں پر چھوڑ دی ہے۔ مختلف شہر۔ یا صوبے۔ یا افراد اپنے ذمہ ایک ایک ترجمہ کی رقم لے لیں۔ اور یہ چندہ

مارچ ۱۹۴۵ء کے آخر تک

پہنچ جانا چاہئے۔ اسوقت تک ہم نے تحریک جدید کے فنڈ سے رقم خرچ کی ہے۔ جو تراجم کی رقوم وصول ہونے پر تحریک جدید کو واپس کر دی جائے گی۔ اس لئے چندے اور وعدے بھی تحریک جدید کے نام آنے چاہئیں (یعنی اس کے فنانشل سکرٹری کے نام) اس کے بعد

چھپوائی کا سوال

رہ جاتا ہے۔ میرا اندازہ ہے۔ کہ ان سات تراجم کی پانچ پانچ ہزار کاپیاں پندرہ پندرہ ہزار روپیہ میں چھپ سکیں گی۔ اور جماعت کے جوش اور اخلاص کو دیکھا جائے تو اس کے لحاظ سے یہ کوئی بڑی رقم نہیں۔ میں سمجھتا ہوں جس وقت تراجم مکمل ہو جائیں گے۔ اس وقت اس پندرہ پندرہ ہزار روپیہ کی رقم کا ادا کرنا جماعت کے لئے کوئی مشکل کام نہیں ہوگا۔

اس کے بعد ہمارے مبلغوں کے پاس قرآن مجید کے علاوہ

298

کچھ اور لٹریچر

ہونا بھی ضروری ہے جو مخصوص اور ضروری مسائل پر مشتمل ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ بارہ بارہ کتابوں کا سیٹ ہمارے مبلغوں کے پاس ہونا چاہئے۔ جسے وہ فروخت کر سکیں یا تحفۃً دے سکیں۔ اس سیٹ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا ہونا ضروری ہے۔ تبرک کے طور پر بھی۔ اور اس لحاظ سے بھی کہ حضور علیہ السلام کی کتب میں اس زمانہ کی ضرورت کے مطابق تمام قسم کے علوم اور مسائل آ گئے ہیں۔ ان میں سے ایک

"اسلامی اصول کی فلاسفی"[1]

اور دوسری

"مسیح ہندوستان میں"[2]

ہونی چاہئے۔ باقی دس رہ جاتی ہیں۔ ایک میری کتاب

"احمدیت یعنی حقیقی اسلام"[3]

رکھ لی جائے۔ کیونکہ اس میں بھی موجودہ ضروریات کے مطابق بہت سے مسائل آ گئے ہیں

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانحعمری"[4]

اور

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سوانحعمری"[5]

یہ دو کتابیں بھی ضروری ہیں۔ ایک کتاب[6] ترجمہ احادیث رکھی جائے۔ اسیطرح پرانے اور نئے عہد نامہ میں

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیاں"[7]

یہ مضمون بھی عیسائی ممالک میں اثر پیدا کرنیوالا ہے اس لئے ایک کتاب اس مضمون پر مشتمل ہونی چاہئے

اسی طرح

"پرانے اور نئے عہد نامہ کی روشنی میں توحید"[8]

پر بھی ایک کتاب ہونی ضروری ہے۔ جو تثلیث کی تردید کرے۔ الہامی لحاظ سے بھی اور پرانے اور نئے عہد نامہ کے حوالوں کی رو سے بھی

نظام نو پر بھی ایک کتاب[9]

ہونی چاہئے آجکل کے لحاظ سے یہ مضمون بھی نہایت ضروری ہے۔ یہ نو کتابیں بن جاتی ہیں۔

باقی تین کتابوں کے متعلق بعد میں تصفیہ کرلیا جائیگا۔ یا تو پُرانی کتابوں میں سے انتخاب کرکے سیٹ میں رکھدی جائیں گی۔ یا نئے مضامین مقرر کرکے ان پر کتابیں لکھوالی جائیں گی۔ میں سوچ رہا ہوں کہ کس قسم کے مضامین ہونے چاہئیں۔ جو اثر انداز ہوں۔ باقی دوست بھی اس کے متعلق مشورہ دیں۔ پس ان بارہ کتابوں کا سیٹ آٹھ زبانوں میں تیار کرنا بہت ضروری ہے۔ یہ سیٹ

عیسائی ممالک کے لئے

ہے۔ عربی ممالک کے لئے اور قسم کی کتابوں کا سیٹ تجویز ہونا چاہیئے۔ جو ان کی ضرورت کے مطابق اور ان کے مناسب حال مضامین والی کتابوں پر مشتمل ہو۔

اس کے علاوہ چونکہ ہر شخص یہ کتابیں خرید کر نہیں پڑھ سکتا۔ اور نہ ہی ہر ایک کو مفت دی جاسکتی ہیں۔ ضروری ہے کہ ان نو زبانوں میں

چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ اور اشتہار

چھپوائے جائیں جو ۴ صفحے سے لیکر ۱۶ صفحے تک کے ہوں۔ تاکہ کثرت کے ساتھ ان کی اشاعت ہوسکے۔ اور ہر آدمی کے ہاتھ میں پہنچائے جاسکیں۔ ہمارے ملک میں چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ نہیں بکتے۔ لیکن عیسائی ممالک میں اس قسم کے ٹریکٹ بک بھی جاتے ہیں۔ مبلغ کو اجازت ہو کہ وہ ان ٹریکٹوں اور اشتہاروں کو جس قدر چاہے مفت تقسیم کرے۔ اور جس قدر بک سکیں بیچ دے۔

پس اس قسم کے ٹریکٹ اور اشتہار بھی کثرت سے ان نو زبانوں میں تیار کئے جائیں۔ کثرت سے چھپوانے پر کم خرچ ہوتا ہے۔ اگر ہم اوسطاً فی اشتہار آٹھ صفحہ کا سمجھیں اور چھپوائی کا اندازہ فی صفحہ دو روپے فی ہزار لگالیں۔ تو ۱۶ سو روپیہ میں آٹھ صفحے کا

ایک لاکھ اشتہار

ایک زبان میں چھپ سکتا ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ ۹ زبانوں میں ایک ایک لاکھ اشتہار چھپوانے پر ساڑھے چودہ ہزار روپیہ خرچ آئے گا۔ ممکن ہے یہ خرچ اور بھی کم ہو کر دس ہزار تک آجائے۔ اور چالیس ہزار روپیہ میں ہم ہر ایک زبان کا چار چار لاکھ اشتہار شائع کرسکیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ سال بھر میں اتنے اشتہارات شائع کرکے ہم ایک سال میں

چھتیس لاکھ انسانوں تک

اپنا پیغام پہنچا دیں گے۔ بعض دفعہ ایک ایک اشتہار کو کئی کئی آدمی پڑھتے ہیں۔ اس طرح یہ تعداد اور بھی بڑھ جائے گی۔ لیکن اگر سال میں چھتیس لاکھ انسانوں تک بھی ہمارا پیغام پہنچ جائے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ ایک ایک روپیہ میں نوے نوے یا سو سو آدمیوں تک ہمارا پیغام پہنچ جائے گا۔ گویا اتنی تبلیغ پر فی آدمی ایک پیسہ بھی خرچ نہ آئے گا۔ پس

یہ تین چیزیں

ضروری ہیں۔ اول:۔ آٹھ زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ۔ دوسرے:۔ نو زبانوں میں بارہ کتابوں کا سیٹ۔ تیسرے:۔ نو زبانوں میں مختلف چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ اور اشتہارات شروع شروع میں ٹریکٹ تھوڑے تھوڑے چھپوائے جائیں اور پھر آہستہ آہستہ ان کی اشاعت کو بڑھاتے چلے جائیں۔ جب اشاعت بڑھ جائے گی۔ تو یہ ٹریکٹ اپنا خرچ خود نکالنے لگ جائیں گے چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ بڑی کتاب کی نسبت زیادہ بکتے ہیں۔ اگر ایک ٹریکٹ ایک پیسہ میں بھی فروخت ہو جائے۔ تو کافی خرچ نکل سکتا ہو مگر پیسہ کا رواج صرف ہمارے ملک میں ہے انگریزی ممالک میں کم از کم سکہ ایک آنہ ہوتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک ایک ٹریکٹ ایک ایک آنہ میں فروخت کیا جائے۔ تو ہزاروں کی آمدنی ہوسکتی ہے۔ اور اس آمدنی سے اور اشتہارات چھپوائے جاسکتے ہیں پس یہ ایک ایسی سکیم ہے جو

تبلیغ کو کامیاب بنانے کے لئے

نہایت ضروری ہے۔ ایک تو قرآن مجید کا سات زبانوں میں ترجمہ ہے۔ اس پر فوری طور پر عمل کرنے کیلئے چندہ کی ضرورت ہے۔ ایک ترجمہ کا خرچ تو میں نے اپنے ذمہ لے لیا ہے۔ ایک ترجمہ کا خرچ قادیان کی جماعت کے ذمہ لگایا ہے۔ اور ایک کا سارے ہندوستان کی لجنہ اماء اللہ کے ذمہ لگایا ہے ایک ترجمہ کا خرچ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب اور ان کے چند دوستوں نے اپنے ذمہ لیا ہے باقی تین ترجموں کا خرچ مختلف افراد یا جماعتیں اپنے ذمہ لیں۔ اور امید ہے کہ جماعتیں جلدی اپنے اپنے ذمہ ایک، ایک ترجمہ کا خرچ لیں گی۔ (مجھے بتایا گیا ہے کہ قادیان کی جماعت غالباً دو تراجم کا بوجھ اٹھائے گی۔ اور اسی طرح لجنہ اماء اللہ بھی دو تراجم کا خرچ دے گی۔ اگر ایسا ہوا تو صرف ایک ترجمہ بیرونجات کی جماعت کے حصہ میں آتا ہے) بہت ساری جماعتیں ایسی ہیں۔ جن کے لئے یہ معمولی بات ہے ممکن ہے خدا تعالیٰ بعض افراد کو بھی توفیق دیدے چونکہ اس سکیم پر عمل کرنے کے لئے

چندہ کی فوری ضرورت

ہے۔ اس لئے میں نے اس کے متعلق اعلان کردیا ہے کہ جماعتیں اپنے اپنے ذمہ ایک ایک ترجمہ کی رقم لے کر جلدی اطلاع دیں۔ باقی رہ یعنی کتابوں کا سیٹ اور ٹریکٹوں کے متعلق میں نے اس لئے اعلان کیا ہے۔ تاکہ جماعتیں مفید مشورہ دے سکیں کہ کون کون سی کتابیں سیٹ میں رکھنی چاہئیں۔ اور ٹریکٹ اور اشتہارات کس قسم کے ہونے چاہئیں۔ تاکہ جب کام کا وقت آئے۔ تو ہم سہولت کے ساتھ کتابوں اور ٹریکٹوں کے متعلق فیصلہ کرسکیں۔ کہ کس قسم کی کتابیں اور ٹریکٹ ہونے ضروری ہیں اس کام کے پورا ہو جانے کے بعد میں سمجھتا ہوں جہاں ہمارا مبلغ جائے گا۔ وہ اکیلا نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کے پاس جتنے ٹریکٹ ہوں گے۔ اس کے ساتھ اتنے رسالے جنگ کے ہوں گے (ہمارے ہاں ٹریکٹ کو رسالہ کہتے ہیں) اگر اس کے پاس پچاس ٹریکٹ ہونگے تو اس کے معنے یہ ہیں کہ اس کے ساتھ پچاس رسالے فوج ہوگی۔ اگر اس کے پاس بارہ کتابیں ہوں گی۔ تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اس کے ساتھ بارہ تجربہ کار جرنیل ہوں گے۔ اگر اس کے پاس قرآن مجید ہوگا۔ تو اس کے یہ معنی ہیں کہ اسکے ساتھ ایک عظیم الشان کمانڈر انچیف ہوگا۔ جس نے تیرہ سو سال تک کامیابی سے حکومت کی ہے۔ اس کے بعد پھر وہ مبلغ اکیلا ہونے کی وجہ سے ناکام نہیں ہوگا۔ بلکہ خدا کے فضل سے چند مہینوں کے اندر تہلکہ مچا سکتا ہے۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ جماعت کے

باہمت افراد اور جماعتیں

خدا کے فضل کو جذب کرنے کے لئے قرآن مجید کے تراجم میں حصہ لینے کے لئے آگے بڑھیں گی اور امید ہے کہ جماعت کے علماء اور بیرونی ممالک کے مبلغ اپنے تجربہ کی بناء پر کتابوں اور ٹریکٹوں کے متعلق ٹھوس مشورہ دیں گے کہ کس قسم کی کتابیں اور کس قسم کے ٹریکٹ باہر مفید ہوسکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ جنگ کے خاتمہ کے بعد جب آمدورفت کے لئے رستے کھلیں تو سینکڑوں قوموں میں ہماری تبلیغ شروع ہو جائے اسلحہ کی جنگ کے خاتمہ پر اُدھر صلح کا بگل بجے — اور اِدھر ہماری طرف سے تبلیغی جنگ کا بگل بجا دیا جائے۔

چندہ جلسہ سالانہ

افسوس ہے کہ امسال چندہ جلسہ سالانہ کی آمد کی رفتار بہت سست ہے۔ لہٰذا عہدہ داران اور احباب جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اس مد کا اپنے ذمہ کا چندہ بہت جلد ادا فرمائیں۔ نیز بیرون ہند کی جماعتیں بھی توجہ فرمائیں۔ ناظر بیت المال

اخراج از فہرست واقفین زندگی

چوہدری عطاء اللہ صاحب بی اے پسر چوہدری تصدق حسین صاحب (مرحوم) آف سرگودھا۔ حال اگزیکٹو انجنیئری ڈیوژن کنری ضلع تھرپارکر سندھ کا وقف توڑا جاتا ہے (کیونکہ جس جگہ انہیں مقرر کیا گیا اس جگہ سے تبدیل کرنے کی درخواست دی) اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ کسی جماعت میں ان کو کسی قسم کا کوئی عہدہ نہ دیا جائے۔ اور قادیان آنے کی اجازت بغیر اجازت نہ ہوگی۔

انچارج تحریک جدید

جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق اعلان

جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ۵ نومبر ۱۹۴۴ء کی تاریخ مقرر ہے۔ جملہ جماعتیں ابھی سے اس کی تیاری شروع کردیں۔ اور اس تاریخ پر ہر جماعت یہ جلسہ کرے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ
قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم کے تراجم یورپین زبانوں میں

اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن کریم کے تراجم کے متعلق سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پر معارف خطبہ آپ کے پیش نظر ہے۔ خطبہ پڑھنے یا سننے کے بعد آپ کا ایمان آپ کا اخلاص آپ کے اندر قربانی کی پیدا کی ہوئی روح۔ آپ کا تقویٰ اور آپ کا دل آپ کو مجبور کرے گا۔ کہ آپ نہ صرف خود ایسی مبارک اور بابرکت تحریک میں شامل ہوں۔ بلکہ اپنے اہل و عیال کو بھی شامل کریں۔ پس آپ خطبہ پڑھنے کے بعد پہلا کام یہ کریں۔ کہ فوراً اپنا وعدہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کر دیں۔ اور عہدہ داران جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ بھی خطبہ اپنی جماعت میں سنانے کے بعد وعدے کرنے والوں کی فہرست معمولی کاغذ پر بنا کر حضور کے پیش کر دیں۔ تا ان کو اس پاک تحریک میں شمولیت کی سعادت حاصل ہو جائے۔ عہدہ دار اور حضور کے فہرست پیش کرنے والے صاحبان پورے ذمہ وار ہوں گے۔ کہ وہ اپنی جماعت کی موعودہ رقم وقت معینہ کے اندر مرکز میں داخل کر دیں۔ یاد رہے۔ تحریک جدید کے ماتحت تراجم قرآن کریم کی ایک مد کھولی گئی ہے۔ اس مد کا تمام روپیہ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید کے پتہ سے ارسال کریں۔ یا محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام بھیج دیں۔ اگر آپ کا دل چاہے تو حضرت کے حضور بھی بھیج سکتے ہیں۔ مگر بہرحال یہ ضروری ہے۔ کہ منی آرڈر کے کوپن یا بیمہ میں یا اگر بنک کا چک ارسال کریں۔ تو چک کے ساتھ چٹھی میں یہ وضاحت ہو۔ کہ یہ روپیہ "تراجم قرآن کریم" کا ہے ساتھ ہی یہ بھی تشریح ہو۔ کہ مرسلہ رقم میں "مستورات" کی طرف سے اس قدر چندہ ہے۔ اور "مردوں" کی طرف سے اتنا۔ کیونکہ "مستورات" کا روپیہ حضور نے "لجنہ اماء اللہ" کی طرف سے چھ ہزار کا جو اعلان فرمایا ہے۔ اس میں شمار کیا جائیگا۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اپنے امام کی آواز پر لبیک کہنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ والسلام۔ خاکسار برکت علی خان فنانشل سکرٹری تحریک جدید۔

نادہندگان چندہ کے اخراج کے متعلق اعلان

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور بعض نادہندگان کا معاملہ پیش کئے جانے پر حضور نے ارشاد فرمایا۔ کہ "ایسے کیسوں میں جماعتہائے متعلقہ کو ہدایت دی جائے۔ کہ وہ اس قسم کے نادہندوں کے متعلق نظارت امور عامہ میں رپورٹ کریں۔ تا ان کو جماعت سے خارج کیا جائے۔"

نیز فرمایا۔ کہ "جب تک ایسے لوگوں کو باقاعدہ طور پر نظارت امور عامہ کی معرفت جماعت سے خارج نہ کروایا جائے۔ تب تک وہ جماعت کے ممبر سمجھے جائیں گے۔ اور ان سے وصولی چندہ کا مطالبہ نظارت بیت المال کی طرف سے قائم رہے گا۔"

اسلیئے عہدیداران مقامی کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ اگر ان کی جماعت میں ایسے دوست ہیں۔ جو باوجود ہر قسم کی کوشش کے چندہ کے تارک ہوں۔ تو ان کا معاملہ جماعت کی رپورٹ کے ساتھ نظارت امور عامہ میں بھجوائیں۔ تا اخراج کا فیصلہ کیا جا سکے۔ اور اس وقت تک جبتک انکے اخراج کا فیصلہ جماعت مقامی نظارت امور عامہ کے توسط سے نہیں کروالیتی۔ جماعت سے چندہ کا مطالبہ قائم رہے گا۔ (ناظر بیت المال)

مبلغین کلاس کا نتیجہ

درجہ رابعہ (مبلغین کلاس) جامعہ احمدیہ قادیان سال ۴۴-۱۹۴۳ء میں درج ذیل طلباء پاس ہوئے ہیں۔

(۱) مولوی غلام باری صاحب نمبر حاصل کردہ $\frac{551}{1000}$ - (۲) مولوی غلام احمد صاحب $\frac{571}{1000}$ - عبدالمنان عمر نائب سکرٹری مجلس تعلیم قادیان۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سردیاں آگئیں!
اونی مفلر- سوئیٹر اور جرابیں تیار ہو گئیں!!
آئیے- اور سردیوں کے تحفے حاصل کیجئے
مال مضبوط- دام سستے- ڈیزائن عمدہ
سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

299

جامعہ احمدیہ میں ایک اہم تقریر

قادیان ۲۵ ر اکتوبر۔ آج گیارہ بجے صبح جامعہ احمدیہ میں جناب چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب جج فیڈرل کورٹ نے زیر صدارت حضرت مفتی محمد صادق صاحب قریباً ایک گھنٹہ نہایت اہم اور دلچسپ تقریر فرمائی۔ آپ نے دلنشین انداز میں وہ باتیں بیان فرمائیں۔ جن کا جاننا اور سمجھنا مبلغین سلسلہ احمدیہ بلکہ تمام لوگوں کے لئے ضروری ہے۔ آپ نے فرمایا۔ مبلغین کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو ساری دنیا کے لئے علمی اور عملی رنگ میں نمونہ بنائیں۔ اور ان میں سے ہر ایک احمدیت کی چلتی پھرتی تصویر ہو۔

ظاہری آداب نظامت وگفتگو پر آپ نے مفصل روشنی ڈالی۔ ان کے بعد صاحب صدر نے بھی مفید نصائح فرمائیں۔ اور فرمایا۔ کہ اپنے اندر ایمانی قوت پیدا کرو۔ تاکہ تم دنیا کو فتح کر سکو۔ آخر میں جناب مولوی ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے ہر دو حضرات کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔ جناب چودھری صاحب موصوف کی مفصل تقریر انشاء اللہ کسی دوسری اشاعت میں پیش کی جائے گی۔ (سیکرٹری تقاریر جامعہ احمدیہ)

جماعتہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کو اطلاع

جماعتہائے ضلع سیالکوٹ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ بسلسلہ ضلع وار تنظیم مطابق اعلان نظارت علیا (الفضل ۱۷ ر اگست ۱۹۴۴ء) جامع مسجد احمدیہ سیالکوٹ (المعروف مسجد کبوترانوالی) میں ۲۹ ر اکتوبر بروز اتوار بوقت تین بجے بعد دوپہر انشاء اللہ اجلاس ہوگا۔ جس میں ہر ایک جماعت کے پریذیڈنٹ اور نمائندہ مجلس مشاورت گذشتہ کی شمولیت ضروری ہے۔ اس لئے تمام جماعتوں کے پریذیڈنٹ اور نمائندگان مجلس مشاورت ۱۹۴۴ء وقت مقررہ پر تشریف لاویں۔ خاکسار غلام رسول جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ سیالکوٹ

پتہ درکار ہے

مختار محمود صاحب ملتان کے کئی خطوط صدر محترم کی خدمت میں موصول ہوئے ہیں۔ مگر کسی ایک پر بھی پتہ درج نہیں ہے۔ کہ ان کے خطوط کا جواب دیا جا سکے۔ اگر مختار محمود صاحب کی نظر سے یہ سطور گذریں۔ تو وہ خود ورنہ کوئی اور دوست جو ان کے پتہ سے واقف ہوں۔ دفتر میں مختار محمود صاحب ملتان کا پتہ تحریر فرمائیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

۱۶ ر اکتوبر ۱۹۴۴ء میری دختر ناصرہ بیگم کا نکاح تین ہزار روپیہ مہر پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے بعد نماز ظہر شریف احمد صاحب خلف صوفی فضل الٰہی صاحب سے پڑھا۔ دوست دعا کریں۔ کہ جانبین کے لئے یہ تعلق مبارک ہو۔

(شیخ محمد احمد ایڈووکیٹ کپورتھلہ)

حب ایارج فیقرا

یہ گولیاں صرع۔ فالج۔ سکتہ۔ رعشہ۔ لقوہ۔ تشنج شقیقہ۔ دوار۔ بہرہ پن۔ درد گوش۔ وجع مفاصل وغیرہ امراض کیلئے بہت مفید ہے۔ معمر لوگوں کے لئے سردیوں کے موسم میں اس کا استعمال امراض کے حملہ سے بچاتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی تولہ

طبیہ عجائب گھر قادیان

وہاں بھی وہ موجود تھے

سفر مینا کے ایک جوان نے ۵ جاپانیوں کو بندوق کی نال سے مار بھگایا

برما میں ایک لڑائی کے موقعے پر لانس نائک پال پانڈین اور اس کا چھوٹا دستہ اپنی فوج سے بچھڑ گئے۔ مگر اس نے صرف بندوق کی ایک نال سے دشمن کا مقابلہ کیا۔ اور فتحمندی کے ساتھ واپس آیا۔

ایک افسر نے اس پر ریوالور چلانا چاہا۔ مگر پانڈین نے بندوق کی نال سے اس پر وار کیا۔ اور اسی طرح پچاس جاپانیوں سے دو دو ہاتھ لڑتا ہوا صاف بچ کر آ گیا۔

پھر اس نے اپنے چھوٹے دستے کی کمان سنبھال لی۔ اور سب ساتھیوں کو صحیح سلامت بیس میل پرے اپنے مورچے پر واپس لے آیا۔ اسی طرح ہندوستانی سپاہی اپنی بہادری سے چالاک اور عیار جاپانیوں کو نیچا دکھا رہے ہیں۔

اگر آپ ان جواں مردوں کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہیں۔ تو ہندوستانی فوج میں بھرتی ہونے کے متعلق کسی بھرتی دفتر سے مفصل معلومات حاصل کریں۔

ا۲

بمبئی سے خط

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گذشتہ سال میں نے دو شیشی حسن نکھار کی افضل برادرز سے خرید کی تھیں۔ اس چیز کو بمبئی میں تمام عورتوں نے بہت ہی پسند کیا ہے۔ چہرہ کے کیل چھائیوں اور داغوں کو چند ہی دنوں میں دفع کر دیتی ہے۔ اور خوشبو بھی لیا پر بہت پسند کی گئی ہے۔ آپ کی مہربانی فرما کر ایک درجن شیشی چھوٹی عمر والی خرید کر بہت جلد روانہ کر دیں۔ روپے بذریعہ منی آرڈر ارسالی ہیں۔ آپ کا شکریہ ادا کروں گی۔ تکلیف معاف فرمادیں۔ زاہدہ حبیب سرکل ۱۱ بمبئی دائیلی روڈ

ملنے کا پتہ:۔ ویدک اینڈ یونانی فارمیسی جالندھر کینٹ

شفا کن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین کے اثرات بد کا شکار ہوئے بغیر اگر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو شفا کن کا استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص عہ پچاس قرص ۱۲ ر

ملنے کا پتہ:۔

دواخانہ خدمت خلق قادیان

ریل کے ذریعہ سامان اور پارسل بھیجنے والوں کو انتباہ

ریل کے ذریعہ مال بھیجنے والوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اس امر کا اطمینان کر لیں۔ کہ بنڈل اس قدر مضبوط ہیں۔ کہ راستہ کی کوفت برداشت کر لیں گے۔ وہ مناسب طور پر اور احتیاط سے پیک ہونے چاہئیں۔ جیسا کہ ٹیرف کے قواعد کا منشا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوگا۔ تو انہیں بکنگ کے لئے قبول نہ کیا جائے گا۔ جب تک کہ رسک نوٹ فارم الف پر نہ کیا جائے۔ جو ریلوے کو ہر ذمہ داری سے سبکدوش کر دیتا ہے۔

آپ کو خبردار کر دیا گیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرکاری احکام کے مطابق تیار کیا ہوا اونی سامان

بیشتر شہروں میں پبلک کے ہاتھ فروخت کیا جا رہا ہے۔ اس سامان میں بننے کا اون۔ پل اوورز۔ بنیان سویٹر۔ گلوبند۔ ٹوپیاں۔ شالیں۔ کمبل۔ دھسے اور سوٹ کے کپڑے شامل ہیں۔ ان پر ایک لیبل یا چٹ لگی ہوئی ہوتی ہے۔ جس پر "الیف۔ ڈبلیو۔ ایم۔ آئی" یا "ٹی۔ ایم۔ اے" لکھا ہوا ہے۔ اپنے دوکاندار سے نمونوں کی کتاب مانگ کر دیکھئے جس پر حکومت کی مہر ہوگی۔ اور ہر قسم کے اونی سامان کی مقررہ قیمتیں درج ہونگی زیادہ دام مت دیجئے۔ آپکو اس سامان کے خریدنے میں کوئی دقت ہو۔ تو مقامی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا "لیزان آفیسر" انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز ڈیپارٹمنٹ شاہجہاں روڈ نئی دہلی کو لکھئے

CONTROL

محکمہ انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز نئی دہلی نے شائع کیا۔

لنڈن ۲۵ اکتوبر۔ اس وقت پیرس کے عوام کی حالت بے حد نازک ہے۔ شہر میں کوئی شخص مسرور نظر نہیں آتا۔ رسد رسانی کا کوئی خاص انتظام نہیں ہے۔ اور سردی کا لمبا اور خطرناک موسم شروع ہو رہا ہے۔ اس وقت گرانی کا یہ عالم ہے کہ ایک آدمی کو ایک وقت ہوٹل سے کھانا کھانے کے لئے ۳ پونڈ (۶۰۰ فرانک) دینے پڑتے ہیں۔

پٹنہ ۲۵ اکتوبر۔ شمالی بہار سے اطلاع ملی ہے کہ بٹیاہ کا ایک افسر ایک بہت بڑے اژدھا کو پھانسنے میں کامیاب ہو گیا۔ جب اژدھا کے ٹکڑے کئے گئے۔ تو اس کے معدے سے ایک پورا بندر برآمد ہوا۔

روم ۲۵ اکتوبر۔ اتحادیوں کو روم میں ایک ڈپلومیٹک دستاویز ملی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسولینی نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اس سال ۱۵ لاکھ آدمی میدان جنگ میں لڑنے اور جرمنی کے کارخانوں میں کام کرنے کے لئے بھیجے گا۔

بمبئی ۲۵ اکتوبر۔ بمبئی کے ایک ہوٹل میں عورت بن کر رہنے والے ایک یورپین کو پولیس خفیہ پولیس نے گرفتار کر لیا۔ مجسٹریٹ نے دیکھا کہ ملزم میں اسقدر زنانہ پن ہے کہ بغور سے اسے دیکھنے کے بعد بھی مشکل سے اسے کوئی مرد کہہ سکتا ہے۔

لنڈن ۲۵ اکتوبر۔ برطانوی پارلیمنٹ میں مسٹر چرچل نے اعلان کیا کہ میں جمعہ کے روز پارلیمنٹ کی کارروائی شروع ہونے سے پہلے ماسکو کے دورے کے متعلق مختصر سا بیان دوں گا۔

لدھیانہ ۲۵ اکتوبر۔ مفتی محمد نعیم صاحب گزشتہ اڑھائی سال کی نظر بندی کے بعد انبالہ جیل سے رہا کر دیئے گئے ہیں۔ رہائی کے بعد حکومت پنجاب کی جانب سے ایک نوٹس کی تعمیل کرائی گئی جس میں ان کو لودھیانہ کی حدود میں نظر بند کر دیا گیا ہے۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

سان فرانسسکو ۲۵ اکتوبر۔ جاپان کے وزیر خارجہ شیگیمتسو نے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا دوسرے محاذوں کی طرح بحرالکاہل میں بھی فیصلہ کن جنگ شروع ہونے والی ہے۔

یروشلم ۲۵ اکتوبر۔ تین بڑے شہروں یروشلم۔ جافہ اور حیفہ کے عرب چیمبر آف کامرس نے امریکہ کے اقتصادی مشن کو جو آجکل فلسطین کا دورہ کر رہا ہے مطلع کیا ہے۔ کہ اس نے پریذیڈنٹ روزویلٹ کی حالیہ تقریر کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر مشن سے ملاقات کے پروگرام کو منسوخ کر دیا ہے۔ عرب چیمبر آف کامرس نے مزید لکھا ہے کہ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے اپنی تقریر میں یہودیوں پر فلسطین کے دروازے کھولنے کا وعدہ کیا ہے۔ اور ایک یہودی نوآبادی قائم کرنے کا اعلان کیا ہے۔

دہلی ۲۵ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی ملک کے سرکردہ لیڈروں سے خط و کتابت کر رہے ہیں اور انہوں نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ایک آل پارٹیز کانفرنس بلائی جائے۔

قاہرہ ۲۵ اکتوبر۔ جامعۃ الازہر کے شیخ مصطفیٰ المراغی صدر الجامعہ اپنے فرائض کو پھر اپنے ہاتھوں میں لینے والے ہیں۔ انہوں نے نحاس پاشا کے عہد میں اپنی اسامی سے استعفیٰ دیا تھا۔

چنگکنگ ۲۵ اکتوبر۔ صوبہ فوکین سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جاپانی جہاز جنوبی چین کے کمنڈ کو خالی کر رہے ہیں۔ کئی فوکین کے ساحل پر مختلف بندرگاہوں پر پناہ لئے ہوئے ہیں۔

لاہور ۲۵ اکتوبر۔ چوک متی میں ستیارتھ پرکاش کے نسخے جلانے اور پرمانند کو قتل کرنے کے مقدمہ میں ملزموں کو بری کرتے ہوئے سشن جج نے لکھا ہے کہ ریکارڈ پر اس مطلب کی کوئی تسلی بخش شہادت نہیں ہے۔ کہ ملزموں نے ان جرائم میں جن کے متعلق ان کے خلاف الزام لگایا گیا ہے حصہ لیا۔ چار میں سے تین اسیسروں نے ملزموں کو بے گناہ قرار دیا ہے۔ میں ان سے اتفاق کرتے ہوئے ملزموں کو بری کرتا ہوں۔

ماسکو ۲۵ اکتوبر۔ مارشل سٹالین نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ روسی فوجوں نے پیٹسامو کے مغرب اور جنوب مغرب میں نکل کی کانوں کا سارا علاقہ جرمنوں کے قبضہ سے نکال لیا ہے۔ علاوہ ازیں پیٹسامو کے علاقہ میں تین اہم مقامات پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ ہنگری کی راجدھانی بوڈاپسٹ کے جنوب اور جنوب مغرب میں روسی فوجوں کے دباؤ کے زیر اثر ۷۰ میل جرمن محاذ ٹوٹ پھوٹ گیا ہے۔ جرمن اور ہنگرین فوج کے بچے کھچے دستے ابھی تک دریائے ٹسٹا کی جرمن ڈیفنس لائن کی حفاظت میں لگے ہوئے ہیں۔ لیکن اس طرف سے ہنگری کی راجدھانی کو خطرہ بڑھ گیا ہے۔ دریائے ڈینیوب کے موڑ میں بلگریڈ کے شمال مغرب اور ہنگری کی سرحد کے درمیان پھنسی ہوئی جرمن فوجوں پر روسی اور یوگوسلاوی دستے زبردست ضربات لگا رہے ہیں۔ شمالی ہنگری میں روسی فوجیں روتھینیا کے اہم ریلوے سٹیشن کی طرف بڑھ رہی ہیں جو جرمن فوج کی سپلائی کا واحد مرکز ہے۔

راولپنڈی ۲۵ اکتوبر۔ سنڈیکیٹ نے حکومت پنجاب کے محکمہ خرید کی طرف سے گندم مہیا کی گئی ۶۸ گاڑیوں میں سے ۶۰ گاڑیاں رد کر دیں کہ یہ گندم خراب ہے۔

واشنگٹن ۲۵ اکتوبر۔ فلپین کی میدانی لڑائی میں امریکی دستے سات میل اور آگے بڑھ گئے ہیں۔ اور اب ان کا مورچہ ۴۳ میل پھیل گیا ہے۔

دہلی ۲۵ اکتوبر۔ آسٹریلیا کے کچھ افسر جنگل کی لڑائی کا تجربہ کرنے کے لئے ہندوستان آئے ہیں۔

ماسکو ۲۵ اکتوبر۔ مشرقی پرشیا میں روسی فوجیں اور آگے بڑھ گئی ہیں۔ اور اب پرشیا کی راجدھانی کوئن برگ سے ۲۵ میل دور رہ گئی ہیں۔

لنڈن ۲۵ اکتوبر۔ اس وقت تک جرمنی میں اتحادیوں کی دو حکومتیں قائم ہو چکی ہیں۔ ایک آخن کے پاس جس میں ۶ ہزار کے قریب شہری بستے ہیں اور دوسری مشرقی پرشیا میں جو مفتوحہ علاقہ کا انتظام کر رہی ہے۔

ماسکو ۲۵ اکتوبر۔ پرشیا کی شمالی سرحد یعنی دریائے نیمن کے ساتھ ساتھ روسی اور جرمن توپیں ایک دوسرے پر عظیم پیمانے پر گولہ باری کر رہی ہیں۔ تمام مقامات پر جرمن پاگلوں کی طرح مزاحمت کر رہے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود روسی فوجیں تیزی سے مشرقی پرشیا میں پیشقدمی کر رہی ہیں۔ جرمن سپاہی نہایت ہی جدید قسم کے ہتھیاروں سے مسلح ہیں۔ ان کے پاس جدید ترین قسم کی مشین گنیں

درخواست دعا

میرا عزیز بھائی حمید اللہ خان مدت سے بیمار ہے اور اب کچھ عرصہ سے سر گنگارام ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ جہاں کرنیل بھروچہ نے اس کا ران کے جوڑ کے پاس دوبارہ اپریشن کیا ہے چونکہ بیماری خطرناک سمجھی گئی ہے۔ اور بہت لمبی ہو گئی ہے۔ اس لئے بزرگان جماعت سے درخواست ہے کہ عزیز حمید اللہ خان کی صحت کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

بیگم چوہدری محمد ظفر اللہ خان دہلی حال لاہور

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ تبلیغی ٹریکٹ اس قدر مقبول ہوا ہے کہ اب اسکو چودھویں بار چھپوانا پڑا ہے اس کی خوب اشاعت کرنی چاہیئے۔ قیمت دو آنہ۔ ایک روپیہ کے دس معہ محصول ڈاک۔

دونوں جہان میں فلاح پانیکی راہ

اس میں بتایا گیا ہے کہ مسلمان کس طرح بہترین قوم بن سکتے ہیں۔ اور دونوں جہان میں فلاح پا سکتے ہیں۔ قیمت دو آنہ ایک روپیہ کے دس معہ محصولڈاک۔ (نوٹ) مذکورہ بالا ٹریکٹ سندھی زبان میں اسی قیمت پر عطاء اللہ صاحب احمدی میرپور خاص سے طلب فرمائیں

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

تریاق ملیریا مفت

جو صاحب کم از کم ایک تولہ موتی سرمہ خرید فرمائیں گے انہیں تریاق ملیریا کی پچیس ۲۵ ٹکیاں جس کی قیمت دس آنے ہے مفت دی جائیں گی۔

موتی سرمہ کی قبولیت کا آپ اسی سے ہی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ جناب ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب خیرپور میرس سے لکھتے ہیں۔ کہ "میں ہمیشہ آپ کا سرمہ استعمال کرتا ہوں۔ اور میرے دوست سبھی اسکی خوبیوں کے غیر معمولی گرویدہ ہیں۔ لہٰذا بدیں خط ہذا تین تولہ موتی سرمہ بذریعہ وی۔ پی جلد ارسال فرما کر شکریہ کا موقعہ دیجیئے۔"

پبلک مان گئی ہے۔ کہ ہمارا موتی سرمہ ضعف البصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی گشبکوری۔ ابتدائی موتیا بند غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔

قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ: مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah